احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 28۔اکتوبر2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 28/اکتوبر 2013ء 22 ذوالحج 1434 ہجری 28/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 244

جس کو تیری دھن لگی

چُھٹ گئے شیطاں سے جو تھے تیری اُلفت کے اسیر
جو ہوئے تیرے لئے بے برگ و بر پائی بہار

سب پیاسوں سے نِکوتر تیرے مُنہ کی ہے پیاس
جِس کا دِل اس سے ہے بِریاں پاگیا وہ آبشار

جِس کو تیری دُھن لگی آخِر وہ تجھ کو جا مِلا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخِر قرار

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں: ’’حضرت اماں جان دعاؤں کی بہت ہی عادی ہیں فرماتی ہیں کہ اب اس زور کی دعا کمزوری کے سبب سے مجھ سے نہیں ہوسکتی جس میں میری طاقت بہت خرچ ہوتی تھی۔نماز آپ بے حد خشوع وخضوع سے ادا فرماتی ہیں اس کمزوری کے عالم میں آپ کے سجدوں کی طوالت دیکھ کر بعض وقت اپنی حالت پر سخت افسوس اور شرم معلوم ہوتی ہے۔‘‘

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص460)

مکرمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں:

’’حضرت اماں جان عبادت کے بروقت ادا کرنے کی سختی سے پابندی فرماتی تھیں۔میں نے متعدد مرتبہ دیکھا کہ مغرب کی نماز کے بعد دیر تک عبادت میں مشغول رہتی ہیں یا تو کوئی نوافل آپ اس وقت پڑھتی ہیں یا بوجہ خرابی صحت جو عام طور پر آپ کی صحت درست نہیں رہتی عشاء کی نماز ملا لیتی ہیں۔‘‘ (سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص343)

حضرت اماں جان نے اپنے بیٹے بشیر اول کی وفات کے وقت صبر اور قیام نماز کا جو نمونہ دکھایا وہ بے مثال ہے۔آپ نے جب دیکھا کہ بچے کے اب بچنے کی کوئی صورت نہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں پھر اپنی نماز کیوں قضاء کروں۔ چنانچہ آپ نے وضو کر کے نماز شروع کر دی اور نہایت اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر کے دریافت فرمایا کہ بچے کا کیا حال ہے تو اس کے جواب میں بتلایا گیا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے۔تو آپ اناللہ پڑھ کر خاموش ہوگئیں۔ (سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص248)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق صاحبزادی فوزیہ شمیم صاحبہ تحریر کرتی ہیں: ’’میں نے آپ کو بچپن سے قریب سے دیکھا آپ گھنٹوں عبادت میں گزارتیں۔ دوپہر کو کھانے سے پہلے ظہر کی نماز علیحدہ کمرے میں ادا کرتیں اور بہت لمبا وقت دعاؤں میں لگاتیں۔ مغرب کی نماز کا تو رنگ ہی اور تھا۔مغرب کے بعد نوافل عشاء تک جاری رہتے اور اس قاعدے میں مَیں نے کبھی فرق نہیں دیکھا اتنی عبادت سے بعض اوقات آپ کو ضعف کی شکایت ہو جاتی۔‘‘

آپ ہی کے متعلق مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ (بی بی شکری) لکھتی ہیں: ’’بچپن سے جو بات میں نے دیکھی وہ بڑی امی کا بڑے اہتمام سے نماز پڑھنا تھا۔ اکیلے کمرے میں نیم تاریکی میں نماز پڑھا کرتی تھیں اور نماز کے وقت شور سے گھبراتی تھیں اس لئے خاموشی کا خاص خیال رکھا جاتا۔قادیان کا مجھے یاد ہے کہ بڑی امی کے پاس جو لڑکیاں ہوتی تھیں۔ان میں سے کوئی نہ کوئی کمرے سے باہر بیٹھ کر اس بات کا خیال رکھتی کہ اس کمرے کے قریب کوئی شور نہ کرے اور نماز کے دوران اندر نہ جائے۔ کوئی بھی ہنگامہ ہو، شادی کی محفل ہو، بڑی امی اسی طرح وقت پر اہتمام سے نماز ادا کرتیں۔صبح کے وقت کبھی میں جاتی تو تیار ہو کر بیٹھی قرآن شریف پڑھ رہی ہوتیں۔‘‘ (سیرت وسوانح نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ص99)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی روح کی غذا نماز تھی۔آپ کی بہو بیٹیاں بھانجی بھتیجیاں اور خاندان کی سبھی خواتین بتاتی ہیں کہ کس طرح ڈوب کر نماز پڑھتی تھیں۔لمبی نمازوں کے بعد اکثر نہایت درجہ ضعف ہو جاتا۔ بالکل اسی طرح جیسے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ’’میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 303)

دونفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پیار اور نرمی کا سلوک کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

ایک اور اہم بات جو پہلے بھی میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں یہ ہے کہ افراد جماعت سے پیار اور نرمی کا سلوک کریں۔ یو کے شوریٰ پر جو مَیں نے باتیں کی تھیں، یو کے شوریٰ کا مختصر سا خطاب تھا، وہ ہر عہدیدار تک پہنچنا چاہئے۔ تبشیر اس بارے میں انتظام کرے اور ہر جگہ یہ پہنچا دیں۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے 2013ء سے دوسرے روز کا خطاب

بطرز سوال و جواب

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء)

ان جوابات کے سوالات مورخہ 12/اکتوبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

س: حضور انور نے اس خطاب کے آغاز میں کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

ج: اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لاسکو گے یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (النحل:19)

س: اس وقت تک دنیا بھر کے کتنے ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

س: کن دو نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا؟

ج: دو نئے ممالک کوسٹا ریکا Costarika اور مونٹینیگرو Montenegro میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

س: کوسٹاریکا میں احمدیت کا نفوذ کس طرح ہوا؟

ج: ہمارے مربی انچارج وہاں اپریل میں گئے تھے ایک مقامی دوست داؤد گوسلس صاحب جنرل سیکرٹری ہیں ہمارے، ان کے ساتھ اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مجالس سوال و جواب ہوئیں اور اس سفر کے دوران ایک خاتون نے بیعت کرلی۔ پھر جولائی میں دوبارہ سفر اختیار کیا اور مزید تین افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

س: مونٹینیگرو Montenegro ملک کا حضور انور نے کیا تعارف بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ ملک البانیہ کے شمال اور بوسنیا کے جنوب میں واقع یورپ کا چھوٹا سا ملک ہے 6 لاکھ 25 ہزار اس کی آبادی ہے اور مسلمانوں کی تعداد یہاں 22 ہزار کے قریب ہے۔ ایک نوجوان کو یہاں احمدیت قبول کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

س: دوران سال کتنی نئی جماعتوں اور مقامات میں احمدیت کا پودا لگا؟

ج: اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 565 ہے۔ 1052 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

س: نئی جماعتوں کے قیام میں کون سا ملک سرفہرست ہے؟

ج: نئی جماعتوں کے قیام میں غانا سرفہرست ہے۔ یہاں اس سال 68 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

س: نئی جماعتوں کے قیام کے حوالہ سے حضور انور نے ان ممالک کی کیا ترتیب بیان فرمائی؟

ج: نئی جماعتوں کے قیام میں غانا 68، سیرالیون 56، سینیگال 47 برکینا فاسو 41، آئیوری کوسٹ 39، مالی 34، انڈیا 29، نائیجیریا، کونگو اور کنشاسا 25,25 گیمبیا 22، لائبیریا 18، نائیجر 12، نیپال 9، تنزانیہ 8، یوگنڈا، تیونس اور UK میں 7,7 اور انڈونیشیا اور جرمنی 6,6 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

س: حضور انور نے مالی Mali کے ایک گاؤں میں دعوت الی اللہ کی غرض سے پیش آمدہ کس ایمان افروز واقعہ کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک گاؤں سے ہمارے مربی کو بت پرست لوگوں کا فون آیا کہ آپ کا ریڈیو سننے کی وجہ سے اب احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں۔ گاؤں ہمارے ریڈیو سٹیشن سے تقریباً 70,80 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ راستہ جنگل سے گزرتا تھا اس لئے ہم رستہ بھول گئے۔ جنگل میں کسی اور سمت نکل گئے جہاں آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔ دو نوجوانوں نے ہماری راہنمائی کی۔ وہاں ہم گئے وہاں جا کے دعوت الی اللہ کی تو 617 افراد نے بیعت کرلی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے اور نظام میں شامل ہے۔

س: اس سال جماعت کو کل کتنی (بیوت الذکر) عطا ہوئیں؟ اور کتنی نئی تعمیر ہوئیں اور کتنی بنی بنائی ملیں؟

ج: اس سال جماعت کو عطا ہونے والی بیوت الذکر کی مجموعی تعداد 394 ہے۔ 136 نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ 258 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

س: مالی کے ایک بزرگ عبداللہ صاحب کے قبولیت احمدیت کا کیا واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! ایک بزرگ عبداللہ جارا صاحب نے مالی کے ایک گاؤں میں احمدیہ بیت الذکر کو دیکھا اور حیران ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بالکل وہی بیت الذکر ہے جو انہیں خدا تعالیٰ نے خواب میں دکھائی ہے۔ پھر انہوں نے بیعت کرلی۔

س: دوران سال کتنے نئے مشن ہاؤسز اور مراکز کا قیام ہوا اور اب ان کی کل تعداد کیا ہے؟

ج: دوران سال ہمارے مشن ہاؤسز اور (دعوت الی اللہ کے) مراکز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے اور 108 ممالک میں مشن ہاؤسز کی کل تعداد اب 2563 ہو چکی ہے۔

س: مشن ہاؤسز کے قیام میں سرفہرست کون سے دو ممالک ہیں؟

ج: مشن ہاؤسز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 25 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہے یہاں 17 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔

س: بیوت الذکر اور دیگر جماعتی تعمیرات کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کا خصوصی امتیاز کیا ہے؟

ج: فرمایا! وقار عمل جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز ہے۔ چنانچہ 68 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق جو 18 ہزار وقار عمل کئے گئے۔ ان کے ذریعے 35 لاکھ 32 ہزار US ڈالرز سے اوپر کی بچت کی گئی۔

س: اب تک جماعت احمدیہ کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے؟

ج: فرمایا! اس سال ایک زبان ''یاؤ'' میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے اور اس طرح اب 71 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

س: گیمبیا کے ایک عالم نے کس بات سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی؟

ج: فرمایا! گیمبیا کے ایک عالم کو قرآن کریم کا Fula زبان جو مقامی زبان تھی کا ترجمہ دیا گیا۔ تو انہوں نے کہا اب میں یقین کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے کیونکہ جھوٹا قرآن کریم کی خدمت اس طرح نہیں کرسکتا۔

س: حضور انور کے امن کے بارے میں مختلف لیکچرز کو جمع کر کے کون سی کتاب تیار کی گئی نیز اس کا کن زبانوں میں ترجمہ کیا گیا؟

ج: فرمایا! میرے جو مختلف لیکچرز تھے۔ امن کے بارے میں مختلف جگہوں پر دنیا میں ان کو اکٹھا کر کے کتاب ''World Crisis And Pathway to peace'' تیار کی گئی ہے۔ اس کا عربی، مالٹی، چینی، جرمن اور فرانسیسی میں ترجمہ ہے اور لوگ کافی اس کو پسند کر رہے ہیں ......اور سپینش اور سویڈش اور نارویجئین میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔

س: دوران سال حضرت مسیح موعود کی کتب کے کن زبانوں میں تراجم شائع ہوئے؟

ج: ستارہ قیصریہ کا انگریزی، تذکرہ، براہین احمدیہ چہار حصص، غلطی کا ازالہ، ضرورۃ الامام، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، کشتی نوح کا عربی۔ ایک غلطی کا ازالہ کا رشین۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا فارسی اور سواحیلی۔ ضرورت الامام کا سواحیلی۔ تحفہ قیصریہ کا سواحیلی رسالہ الوصیت گزشتہ سال تک 127 زبانوں میں شائع ہوئی۔

س: دوران سال کتنی تعداد میں لٹریچر دنیا بھر میں تقسیم ہوا؟

ج: 64 ممالک میں 625 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز شائع ہوئے جن کی تعداد 57 لاکھ 70 ہزار ہے۔

س: نمائش اور بک سٹالز کے ذریعہ کتنے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا؟

ج: 4 لاکھ 74 ہزار (لوگوں) تک احمدیت کا پیغام پہنچا اور نمائشوں، بک سٹال اور بک فلائیرز کے ذریعہ سے 24 لاکھ سے اوپر لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

س: ایک عیسائی پادری نے جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کو دیکھ کر کیا تاثرات بیان کئے؟

ج: فرمایا! بینن قرآن کریم کی نمائش کے دوران ایک عیسائی پادری نے نمائش دیکھ کر جماعت کی اس کاوش کو بہت سراہا اور فرنچ ترجمہ والا قرآن کریم یہ کہتے ہوئے خریدا کہ یہ بات میرے لئے حیران کن ہے کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کو بغیر فرق مذہب و ملت کے قرآن مہیا کر رہی ہے۔ تاکہ ہر طبقہ فکر تک قرآن کریم پہنچے اور وہ اس کو خود پڑھ کر اور سمجھ کر دین حق کی حقیقی تعلیم سے آگاہ ہوں۔

س: ایک غیر از جماعت مولوی نے 19 عیسائیوں کو کس طرح مسلمان کیا؟

ج: فرمایا! موروگورو Morgoro سے ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ تنزانیہ کے صنعتی میلے میں جماعتی کتب کی نمائش کے موقع پر ایک غیر احمدی مولوی ہماری نمائش پر آئے اور ایک کتاب کے بارے میں پوچھا جس میں مختلف موضوعات پر حضرت مسیح موعود کے پیش کردہ دلائل کو جمع کر کے سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا آپ کے دلائل میں بہت جان ہے۔ اس کتاب میں درج دلائل کو استعمال کر کے میں اب تک 19 عیسائیوں کو مسلمان کر چکا ہوں۔

س: حضور انور نے اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت کے بارہ میں کیا رپورٹ پیش فرمائی؟

ج: فرمایا! ایک ہزار اٹھاسی (1088) اخبارات نے 4 ہزار 462 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً 16 کروڑ 85 لاکھ 88 ہزار سے اوپر ہے۔

س: توہین آمیز فلم کے بارہ میں Switzerland کی جماعت نے حضور انور کی ہدایت پر کیا ردعمل اپنایا اور اس کے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

ج: فرمایا! جب امریکہ میں توہین آمیز فلم بنائی گئی تو اس کے ردعمل کے طور پر سیرت النبی ﷺ کے ایک پروگرام میں ایک swiss خاتون

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آسٹریلیا

9

انٹرویو حضور انور، معائنہ انتظامات جلسہ و خطاب اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2/ اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

حضور انور سے انٹرویو

حضور انور کی آمد سے قبل اخبار Daily Telegraph (یہ سٹیٹ کا اخبار ہے) اور لوکل اخبار The Standard اور لوکل ہفتہ وار اخبار Blacktown Sun کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ احمدی اور دوسرے (-) میں فرق کیا ہے اور اختلاف کیا ہے۔

(حضور نے تفصیل سے جواب عنایت فرمایا)

ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ حضور کا آسٹریلیا آنے کا مقصد کیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میں جہاں بھی جاتا ہوں تو میرا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملوں۔ ان کی پراگرس دیکھوں، ان کے مسائل دیکھوں۔ ان کے ذاتی پرابلم دیکھوں اور پھر ان کی راہنمائی کروں۔ میں ان سے ذاتی ملاقات بھی کرتا ہوں جس سے ان کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ پھر جہاں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور جلسے کا انعقاد ہوتا ہے وہاں میں ایڈریس بھی کرتا ہوں اور ان کو اعلیٰ اخلاقی قدروں کے قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور جہاں آپ رہتے ہیں وہ آپ کا ملک ہے تو اپنے ملک سے وفاداری اور قوانین کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے آپؐ نے فرمایا تھا۔ حب الوطن من الایمان۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ آسٹریلیا کا میرا دوسرا وزٹ ہے۔ اس سے قبل میں سال 2006ء میں آیا تھا۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ فیملیز کی کس قسم کی پرابلم ہوتی ہیں۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مختلف پرابلم ہوتی ہیں اور بعض ان کی ذاتی پرابلم ہوتی ہیں جو میں یہاں بیان نہیں کرسکتا۔ میں اپنے خطبات جمعہ اور تقاریر میں احمدیوں کو توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ (دین حق) کی سچی تعلیمات پر عمل کرو۔ آپس میں محبت و پیار سے رہو اور بھائی چارہ کی فضا قائم رکھو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو اور ہر ایک کے حقوق ادا کرو۔

اس سوال پر کہ کیا آپ نے اندرون آسٹریلیا سفر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک اپنے اس موجودہ وزٹ میں تو سفر نہیں کیا۔ لیکن گزشتہ وزٹ کے دوران بعض جگہوں کا وزٹ کیا تھا اور یہاں کے Native باشندوں سے بھی ملا تھا۔ یہ Aboriginies اس وقت دنیا کی سب سے پرانی تہذیب ہے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا احمدیہ...... کمیونٹی کو آسٹریلین کمیونٹی میں قبول کرلیا گیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

احمدیہ...... جماعت (-) کمیونٹیز میں سے ایسی سب سے بڑی کمیونٹی ہے جو ہر سوسائٹی میں قبول کی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم کھل کر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جس ملک میں بھی ہم رہتے ہیں۔ اس ملک سے محبت کرتے ہیں اور اپنے وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دوسرے ہم ملک کے قوانین کی پابندی کرنے والے ہیں۔ ہمارا پیغام امن کا پیغام ہے اور ہمارا نعرہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی ہمیں ناپسند کرے گا۔ ہمیں ہر طرف عزت کی نگاہ سے ہی دیکھا جاتا ہے۔

ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ دنیا کے جو موجودہ حالات ہیں ان میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا مجھے جہاں بھی موقع ملتا ہے میں سب کو کہتا ہوں کہ صحیح عدل اور انصاف ہی امن لاسکتا ہے اور سچا انصاف وہی ہے جو قرآن کریم کے مطابق ہو اور وہ یہ کہ اگر تمہیں اپنے خلاف، اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو گواہی دو۔ یہ سچا (دین) ہے اور اس سے سوسائٹی میں امن اور انصاف کا قیام ہوتا ہے۔

سیریا (Syria) میں امن کے قیام کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ سیریا میں امن اسی وقت قائم ہوسکتا ہے جبکہ دونوں پارٹیز یعنی حکومت اور وہ مخالف لوگ جنہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کی ہوئی ہے، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہذبانہ اور انصاف پسند طریق سے پیش آئیں اور تہذیب کے دائرہ میں رہ کر اپنے معاملات حل کریں۔

حضور انور نے فرمایا دو تین ہفتہ قبل میں نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس معاملہ پر بات کی تھی اور بڑا واضح کیا تھا کہ اس وقت تک سیریا کا معاملہ حل نہیں ہوسکتا اور یہاں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ دونوں فریق باہمی رواداری کا مظاہرہ نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا سیریا میں علوی اور سنی دو بڑے فرقے ہیں اس وقت حکومت علویوں کے پاس ہے۔ تاہم حکومت میں کسی حد تک سنی فرقہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سنیوں کے حقوق کی حق تلفی کی جاتی ہے اور انہیں عزت نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے ان کی طرف سے علیحدگی کا نعرہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر یہ سنی لوگ گورنمنٹ میں آجائیں اور ان کی حکومت بن جائے تو تب بھی یہ لوگ صحیح انصاف اور عدل کے ساتھ حکومت نہیں کرسکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا آجکل جو اپوزیشن گروپ ہے اس میں انتہاء پسند گروپس القاعدہ، طالبان وغیرہ بھی شامل ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے حالات زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ پس اگر حکومت اور مخالف گروپ اپنی ذمہ داری نہیں سمجھیں گے اور انصاف سے کام نہیں لیں گے تو پھر اس ملک کا امن بالکل تباہ ہو جائے گا۔ صرف اس ملک کا نہیں بلکہ اس ریجن کا بھی امن تباہ ہوگا اور باقی دنیا بھی متاثر ہوگی اور ان کا امن بھی تباہ ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں آسٹریلیا سڈنی میں قیام کے دوران میلبورن اور برزبن جا رہا ہوں۔

منصب خلافت پر فائز ہونے کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میں آخری لمحہ تک نہیں جانتا تھا کہ اس منصب پر فائز ہوں گا۔ انتخاب خلافت ایک الیکٹورل بورڈ کرتا ہے۔ انتخاب سے قبل کوئی بھی نہیں جانتا کہ کس کا نام پیش ہوگا۔ وہیں موقع پر ہی نام پیش ہوتے ہیں اور ووٹنگ ہوتی ہے۔ جو زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ اس منصب پر فائز ہوتا ہے۔ الیکٹورل کالج سے باہر والا بھی منتخب ہوسکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے پاکستان سے تعلیم حاصل کی۔ اپنی زندگی وقف کی۔ غانا میں آٹھ سال کام کیا۔ اس کے بعد ربوہ پاکستان میں مختلف جماعتی ذمہ داریاں ادا کرتا رہا۔ پھر 2003ء میں خلیفہ منتخب ہوا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم سب انسان ہیں اور خداتعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ خداتعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واخوت اور بھائی چارہ سے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرے اور ہر ایک دوسرے سے اس طرح پیش آئے جس طرح خدا چاہتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

میں دوسرے (-) کے بارہ میں تو نہیں کہہ سکتا لیکن جو احمدی نوجوان ہیں وہ سوسائٹی میں امن کے قیام کے بارہ میں دن رات کوشاں ہیں اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ چیریٹی واک (Charity Walk) کرتے ہیں۔ احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن یوکے نے چیریٹی واک کے ذریعہ تین لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ اکٹھے کئے اور اس میں سے اسی فیصد رقم ...... چیریٹیز کو دی۔

امریکہ میں ہمارے نوجوانوں نے (-) فار لائف For Life (-) کے نام سے ایک پروگرام آرگنائز کیا اور دس ہزار سے زائد خون کے بیگ جمع کر کے حکومت کے ہسپتالوں میں دیئے۔

حضور انور نے فرمایا یہ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے ماتحت کام کرتی ہے اور خلیفہ وقت ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ (-) کمیونٹیز کا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ ہم ایک لیڈر شپ کے تحت دنیا کے 204 ممالک میں ہیں اور ہر جگہ ہماری تعلیم، ہمارا سلوگن، ہمارا کردار اور ہمارا انتظامی ڈھانچہ ایک ہی ہے۔ دوسرے (-) کی طرح ہم میں کسی قسم کی کوئی انتہاء پسندی نہیں ہے۔ ہم ان سے رہنے والے ہیں اور امن کی تعلیم

دیتے ہیں اور جس ملک میں بھی رہتے ہیں اس کے وفادار ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔

یہ انٹرویو ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں سڈنی (Sydney) کی ایک جماعت Mount Druitt کی **38 فیملیز کے 180 افراد نے شرف ملاقات پایا۔** ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں سڈنی (Sydney) **کی 47 فیملیز کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔** ہر ایک نے تصویر بھی بنائی اور اپنے آقا سے تحائف بھی حاصل کئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الہدیٰ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آسٹریلیا کا تعارف

آسٹریلیا دنیا میں واحد ایسا ملک ہے جو پورے براعظم پر محیط ہے یہ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ اور سب سے چھوٹا براعظم ہے۔ اس ملک کا تہائی حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔ اس ملک کی آبادی 19 ملین سے زائد ہے۔ جس میں سے آبادی کا اسی فیصد حصہ سمندر کے ساتھ آباد ہے۔

آسٹریلیا قریباً چار ہزار کلومیٹر چوڑا ہے اور شمالاً جنوباً اس کی لمبائی 3700 کلومیٹر ہے۔ اس ملک کا کل رقبہ 76 لاکھ 59 ہزار 861 مربع کلومیٹر ہے۔ ملک کا دارالحکومت کینبرا (Canberra) ہے۔

یہاں کے اصل باشندوں کو Aboriginies کہا جاتا ہے۔ جو گزشتہ ساٹھ ہزار سال سے یہاں آباد ہیں اور یہ 600 سے زیادہ قبائل میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان کی آبادی تین لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔

آسٹریلیا میں احمدیت

آسٹریلیا میں احمدیت کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت حسن موسیٰ خانصاحب کے ذریعہ 1903ء میں ہوا۔

آپ افغان قبیلہ ترین سے تعلق رکھتے تھے اور 1901ء میں آسٹریلیا آ کر آباد ہوئے اور 1903ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی سعادت پائی اور آپ نے 4 ستمبر 1903ء کو حضرت اقدس مسیح موعود کو بیعت کا خط لکھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے اس بیعت کی قبولیت کا خط 3/ اکتوبر 1903ء کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے بھجوایا۔

اس لحاظ سے آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے آسٹریلیا بھیجے جانے والا پہلا خط آپ کے نام تھا۔

پھر آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ بیرون ہندوستان نظام وصیت میں شامل ہونے والے پہلے موصی تھے۔ 20 دسمبر 1905ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی طرف سے رسالہ الوصیت کی اشاعت ہوئی تھی۔ حضرت موسیٰ حسن صاحب نے تین ماہ سے بھی کم عرصہ میں یعنی 13 مارچ 1906ء کو وصیت کر کے اس الٰہی نظام میں شمولیت کی توفیق پائی۔

آپ مختلف شہروں میں دورے کر کے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ 1921ء میں آپ نے The (-) Sunshine کے نام سے ایک مفید اور دلچسپ رسالہ بھی شائع کیا۔

آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فارسی زبان میں یہ الہام بھی ہوا تھا کہ

خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد شد

آپ احمدیت سے وابستہ ہونے کے بعد اگست 1912ء اور پھر 1913ء میں قادیان تشریف لائے اور فروری 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشاد پر واپس آسٹریلیا تشریف لے گئے اور پھر وفات تک وہیں مقیم رہے۔

آپ نے 18/ اگست 1945ء کو 82 سال کی عمر میں آسٹریلیا میں وفات پائی اور آسٹریلیا کے شہر پرتھ (Perth) کے Karrakatta نامی قبرستان میں دفن ہوئے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسٹریلیا کے آٹھ مختلف شہروں میں بڑی فعال اور مضبوط جماعتیں قائم ہیں۔ سڈنی میں جماعت کے مرکزی سنٹر اور بیت کا رقبہ 28 ایکٹر ہے۔ دوسرے شہروں Adelaide، Brisbane اور Melbourne میں جماعت کے وسیع و عریض مشن ہاؤسز، جماعتی سنٹرز اور قطعات زمین ہیں۔

Brisbane میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی دوسری باقاعدہ بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے۔ جس کا افتتاح اسی دورہ کے دوران انشاء اللہ العزیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقیات کے میدان میں آگے بڑھ رہی ہے۔ الحمدللہ

3/ اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے بیت الہدیٰ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

لندن مرکز اور دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط و رپورٹس روزانہ بذریعہ فیکس موصول ہو رہے ہیں۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ دفتری ڈاک اور خطوط و رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الہدیٰ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ آسٹریلیا

آج پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے انتظامات کا معائنہ تھا۔ پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور کھانا پکانے کا انتظام دیکھا۔ کارکنان نے آلو گوشت کا سالن پکایا ہوا تھا۔ حضور انور نے سالن کا معیار دیکھا اور چیک کیا کہ آلو اور گوشت صحیح طرح گلا ہوا ہے۔ کھانے کا معیار اچھا تھا۔

کارکنان نے ایک کیک بھی تیار کر کے رکھا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کے مختلف حصے کئے اور ایک کارکن کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور نے اجناس کے سٹور کا معائنہ فرمایا جس میں چاول، دالیں، آئل، پیاز، آلو اور کھانا پکانے کے تعلق میں ضرورت کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور مختلف امور دریافت فرمائے اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

لجنہ کے شعبہ جات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام اور انصار کے سٹال کا معائنہ فرمایا یہاں مختلف اشیاء فروخت کے لئے رکھی گئی ہیں۔

شعبہ MTA نے وسیع پیمانہ پر تصاویر کی نمائش لگائی تھی۔ اس نمائش کا معائنہ فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **MTA کا کام نمائش دکھانا نہیں ہے۔ اس کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم ہے۔ مرکز میں مخزن تصاویر ہے جو جلسہ کے موقع پر نمائش کا انتظام کرتا ہے۔**

حضور انور نے فرمایا آپ اسی کو Follow کریں جو مرکز کر رہا ہے۔ مخزن تصاویر شعبہ نمائش کا، تصاویر کا اہتمام کرے۔

حضور انور نے فرمایا تصاویر میں ترتیب بھی مدنظر ہونی چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ سے شروع کر کے آہستہ آہستہ آج تک لے آتے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ شہداء کی تصاویر بھی لگا دینی تھیں۔ نمائش میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر کتب و لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ قرآن کریم کے جو تراجم رکھے گئے تھے ان کی تعداد ساٹھ تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو 72 تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے باقی بارہ بھی منگوائیں۔ نیز فرمایا سیرۃ خاتم النبیین ﷺ کی انگریزی زبان میں اب دوسری جلد بھی آ گئی ہے وہ بھی منگوائیں۔ حضور انور نے قادیان سے بھی نئی شائع ہونے والی کتب منگوانے کی ہدایت فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شعبہ رجسٹریشن، شیعہ سیکیورٹی اور شعبہ پارکنگ کے معائنہ کے بعد مردانہ جلسہ گاہ کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔

تمام شعبہ جات کے ناظمین اپنے اپنے شعبہ کی تختیوں کے پیچھے کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر سٹیج پر تشریف لے آئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔

خطاب حضور انور

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج تقریباً سات سال کے بعد آپ کے جلسہ سالانہ کے معاونین کے سامنے کچھ کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہر دن جماعت کا قدم ترقی کی

طرف بڑھتا چلا جارہا ہے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو خدمت کرنے والے بھی عطا فرما رہا ہے۔ بہت سے نئے کارکنان واقفین نو میں سے، اب باقاعدہ جماعت کے مستقل کارکن بھی بن چکے ہیں۔ لیکن جلسہ کا انتظام ایسا ہے جس میں بڑی تعداد میں والینٹئرز پیش ہوتے ہیں اور آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جو سالوں سے کام کرتے رہے ہوں گے۔ کچھ نئے شامل ہونے والے ہوں گے۔ جو پرانے کام کرنے والے ہیں۔ ان کو نئے کام کرنے والوں کو پیار اور محبت سے سکھانا چاہئے، بچوں کو تربیت دینی چاہئے، نوجوانوں کو بتانا چاہئے اور جو نئے کام کرنے والے والینٹیئرز بن رہے ہیں۔ **بچے ہیں یا نوجوان ہیں، بہت سے پاکستان سے بھی آئے ہوں گے، ان کو بھی یہاں، باقی ملکوں کی طرح، کام سیکھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔**

کوئی بھی کام جو چھوٹے سے چھوٹا کام ہو معمولی کام نہیں ہوتا۔ اس کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہمیشہ پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نئے طریقے نکالنے چاہئیں کہ کس طرح بہتر کرسکتے ہیں تاکہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جلسہ کے مہمان جن کی اکثریت آسٹریلیا سے آنے والوں کی ہے۔ وہ یہاں کے رہنے والے ہیں لیکن اس وقت کیونکہ وہ اس نیت سے آرہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جلسے کی جو اہمیت بیان کی ہے اس میں شامل ہونا ہے۔ اس لئے ان کی مہمان نوازی اور اچھے رنگ میں مہمان نوازی ہر کارکن کا فرض ہے۔

پارکنگ میں کاریں آتی ہیں، خوش خلقی کا مظاہرہ کریں، ان کو پارکنگ اچھی طرح کروائیں۔ جو سیکیورٹی والے ہیں وہ نظر بیشک سیکیورٹی پر رکھیں لیکن پیار اور نرمی سے آنے والوں سے ڈیل کریں، جو کھانا کھلانے والے ہیں، مہمان جتنی دفعہ بھی کھانا مانگیں اس کو دیں اور یہ احساس نہ ہونے دیں کہ تم پہلے اتنی دفعہ کھا چکے ہو یا اتنی دفعہ لے چکے ہو۔ بعض لوگوں کا ایک دفعہ کھانا لینے سے صحیح طرح پیٹ نہیں بھرتا۔ دو تین دفعہ بھی لیتے ہیں۔ تو کسی قسم کا ایسا موقع نہیں ہونا چاہئے جس میں کسی کو اپنی سبکی کا احساس ہو۔

حضور انور نے فرمایا بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی ڈیوٹی دیتے ہیں، پانی پلانے کی ڈیوٹی ہے، دوسری ڈیوٹیز ہیں اور ہمارے جو غیر از جماعت مہمان جلسوں میں شامل ہوتے ہیں، امید ہے یہاں بھی شامل ہوں گے، وہ اس بات کا بڑا اچھا اثر لے کر جاتے ہیں کہ احمدی کارکنوں میں ایک تو خوش خلقی بڑی اچھی ہے۔ کہیں ماتھے پر بل نہیں آتا، ہر ایک خدمت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ چھوٹے بچے، نوجوان، عورتیں بڑے سب خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور یہ ایک دعوت الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ صرف جلسے کی ڈیوٹیاں دے کر مہمانوں کے لئے آسانیاں پیدا کررہے ہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اپنی ڈیوٹی کے جو فرائض آپ انجام دے رہے ہیں۔ ان سے آپ خاموش دعوت الی اللہ بھی کررہے ہوتے ہیں اور افسران اپنے اچھے رویوں سے اپنے ماتحتوں کی، نوجوانوں کی اور بچوں کی خاموش تربیت بھی کررہے ہوتے ہیں۔

بس ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہمارے جلسے صرف تربیتی جلسے نہیں بلکہ دعوت الی اللہ کے جلسے بھی ہیں اور صرف مقررین اور تقریریں کرنے والے ہی تربیتی اور دینی باتیں نہیں کرتے بلکہ ہر کارکن کا ہر عمل تربیت اور دعوت الی اللہ میں اپنا کردار ادا کررہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس اہمیت کو ہمیشہ اپنے سامنے ہر ایک کو رکھنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو انتظامات میں نے دیکھے ہیں، کافی وسعت پیدا ہوگئی ہے۔ بہت بہتر رنگ میں کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ کے ذمہ جو فرائض کئے گئے ہیں ان کو احسن رنگ میں انجام دے سکیں اب دعا کرلیں۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA کے کیبن میں تشریف لے گئے اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کھانے والی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ناظمین اور جملہ معاونین، کارکنان اپنے آقا کے ساتھ ریفریشمنٹ کے پروگرام میں شامل ہوئے۔

یہاں سے چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 218 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Mount Druitt (سڈنی)، Black Town، Adelaide، Tasmania

Adelaide شہر سے آنے والی فیملیز جو بذریعہ سڑک آئیں وہ 21 گھنٹے کا سفر کرکے سڈنی پہنچی تھیں۔

علاوہ ازیں جاپان سے آنے والی ایک فیملی نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور طلباء و طالبات نے اپنے آقا سے قلم حاصل کئے اور حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والوں میں ایڈیلیڈ (Adelaide) سے آنے والی فیملیز میں بعض شہداء کی فیملیز تھیں اور بعض اسیران اور ان کی فیملیز تھیں۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی وطن میں، اپنے ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے تھے۔ ان کے پیارے ان سے چھین لئے گئے تھے۔ امن و سکون سے رہنے کے لئے، اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو چھوڑ چھاڑ کر بے سروسامانی کی حالت میں، انتہائی دور دنیا کے ایک دوسرے کونے میں آبسے تھے اور آج ان میں سے بہت سے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پارہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انہیں بہت پیار اور ڈھیروں دعائیں ملیں، ان کے دل تسکین سے بھر گئے۔ ہر ایک بے حد خوش تھا کہ آج زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کا قرب نصیب ہوا۔ قرب کی یہ چند ساعتیں ہمارے لئے زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ دنیا کے اس دور دراز ملک میں اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہورہے ہیں۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انٹرویو کی اشاعت

اخبار Daily Telegraph کے نمائندے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو 2/اکتوبر 2013ء کو لیا تھا۔ اگلے روز 3/اکتوبر کو اس انٹرویو کے بعض حصے اس اخبار نے شائع کئے۔ جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

Pope کی طرح کے ایک ...... لیڈر کا کہنا ہے کہ سیریا کا عدم استحکام دنیا کے دیگر علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

احمدیوں کے خلیفہ، مرزا مسرور احمد آجکل آسٹریلیا میں ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار احمدیہ کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

اس ہفتہ Mt. Druitt Standard نے ان سے رابطہ کیا اور ان کے خیالات، عالمی معاملات اور مسلم ثقافت پر بات کی۔

سیریا کے متعلق بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا دونوں فریقین یعنی حکومت اور عوام کو تہذیب کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

آزاد گروپس مثلاً القاعدہ اور طالبان نے ملک کا تقریباً 70 فیصد حصہ تباہ کردیا ہے۔

ملک میں خوف کی فضا ہے۔ اس پورے خطہ کے امن کو خطرہ ہے اور اندیشہ ہے کہ یہ بدامنی تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

Marsden Park (بیت) کے دورہ کے دوران خلیفۃ المسیح ہر فیملی کو تین منٹ کا وقت دیں گے جس میں آپ ان افراد سے ان کے حالات دریافت کریں گے اور ان کو محبت، ہم آہنگی اور امن کا پیغام دیں گے۔ اندازہ ہے کہ اس ویک اینڈ پر 4000 سے زائد ...... خلیفۃ المسیح سے ملاقات یا ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے Marsden Park بیت میں اکٹھے ہوں گے۔

Marsden Park احمدیہ کمیونٹی کے ایک مقامی ممبر مرزا شریف نے کہا کہ حضور انور کا یہ دورہ ہمارے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس نے کہا فیملیاں خلیفہ کے ساتھ تین تین منٹ گزاریں گی اور اپنے مسائل کے بارے میں راہنمائی لیں گی۔

ہمارے مذہب میں ان کا مقام Pope جیسا ہے، ان کا انتخاب بھی Pope ہی کی طرح ہوتا ہے اور ہماری جماعت دنیا کی واحد جماعت ہے جس کا ایک لیڈر رہے۔

عزت مآب خلیفہ نے کہا کہ وہ جہاں کہیں بھی جاتے ہیں ان کا مقصد افراد جماعت سے ملنا، ان کی پیشرفت دیکھنا اور کاموں کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔

امن قائم کرنے کے لئے ممبران کو یہ نصیحت کی کہ آپس میں ایک دوسرے سے احترام سے پیش آئیں۔ خلیفہ نے کہا ہم سب خدا کی مخلوق ہیں اور خدا اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اچھا برتاؤ رکھنا چاہئے۔

خلیفہ نے بتایا کہ جب 2003ء میں وہ بطور سربراہ احمدیہ جماعت منتخب ہوئے تو آخری منٹ تک انہیں اس بات کا علم نہ تھا۔ حالانکہ 27 سال کی عمر میں آپ جماعت کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے۔

خلیفہ نے بتایا کہ Pope کے انتخاب کی طرح ہی انتخاب ہوا۔

کسی کو بھی نہیں معلوم تھا کہ کون سا نام پیش کیا گیا ہے، ایک مجلس انتخاب ہوتی ہے جس میں مختلف ممالک کے جماعتی سربراہان، مربیان اور اعلیٰ جماعتی عہدیداران ووٹ کا حق استعمال کرتے ہیں۔

خلیفہ کے انتخاب کے وقت آپ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے سربراہ تھے۔

Nas
3157

مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب قادیان

کتاب مہابھارت ۔10 غلط فہمیوں کا ازالہ

مہابھارت ایک ایسی رزمیہ کتاب ہے جس کے بارے میں جانتے تو دنیا کے بہت لوگ ہیں اور لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جنہوں نے اس کو پورا پڑھا ہو۔

ہستنا پور موجودہ دہلی بھارت کی گدی کے لئے کوروں (دو یودھن اور اُس کے سو بھائی) اور پانڈوں (پانچ پانڈو یوڈھشٹر۔بھیم،ارجن،نقل، سہد یو) کے بیچ عداوت اور دشمنی کی یہ کہانی اصل سنسکرت زبان میں لکھی گئی ہے۔جس طرح بالمیکی رامائین میں ادھیائے کانڈ کی شکل میں آتے ہیں اُسی طرح مہابھارت میں ادھائیے پروکی شکل میں آتے ہیں۔ ہندو مانتے ہیں کہ گنیش نے وید ویاس کے حکم پر مہابھارت لکھی تھی لیکن خود مہابھارت میں اس کا کہیں ذکر نہیں آتا مہابھارت کا دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔آج بھی اس کے تراجم پر کام چل رہا ہے۔ذیل میں مہابھارت کے متعلق چند اہم بنیادی باتیں قارئین کیلئے پیش ہیں تا کہ آپ کے علم میں اضافہ ہو سکے۔

(1)28ویں وید ویاس نے مہابھارت لکھی

زیادہ تر لوگوں کی معلومات ہیں کہ مہابھارت وید ویاس نے لکھی تھی۔لیکن یہ سچ نہیں ہے۔وید ویاس کوئی نام نہیں بلکہ ایک ڈگری تھی،جو ویدوں کا علم رکھنے والے لوگوں کو دی جاتی تھی۔کرشن دویپائن (kirshn dwipayan) سے پہلے 27 وید ویاس ہو چکے تھے۔جبکہ وہ خود 28ویں وید ویاس تھے۔اُن کا نام کرشن دویپائن اس لئے رکھا گیا،کیونکہ اُن کا رنگ سانولا تھا اور وہ ایک دیپ (جزیرہ) میں پیدا ہوئے تھے۔

(2) گیتا صرف ایک نہیں ہے

عام خیال ہے کہ شری مد بھگوت گیتا اکیلی گیتا ہے۔جس میں کرشن جی کے ذریعہ دیئے گئے علم کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ شری مد بھگوت گیتا ایک بنیادی گیتا ہے جو مہابھارت کا ایک حصہ ہے لیکن اس کے علاوہ کم از کم 10 اور اہم گیتائیں ہیں جن میں ویادھ گیتا، اشٹا وکر گیتا اور پاراشر گیتا زیادہ اہم ہیں۔ان میں بھی زری کرشن کی تعلیم ملتی ہے۔اس کے علاوہ ایک اور گیتا جو مہابھارت میں ''گیتا انو گیتا'' کے نام سے ملتی ہے۔

(3) دروپدی کیلئے دریودھن کے اشارہ کا مطلب

اصل مہابھارت میں یہ ذکر آتا ہے کہ جوئے کے کھیل میں جسے چوسر کا نام دیا گیا ہے یوڈھشٹر سے جیتنے کے بعد دریودھن نے پانڈوں کی بیوی دروپدی کو اپنی بائیں ران پر بیٹھنے کیلئے کہا تھا۔ زیادہ تر لوگوں کی نظر میں اس وجہ سے دریودھن بُرا انسان ہے۔اُس میں اخلاقی بُرائیاں ضرور تھیں لیکن اُس وقت کے رواج کے مطابق دروپدی کی بے عزتی نہیں تھی۔ دراصل اس زمانہ میں بائیں ران پر بیوی کو اور دائیں ران پر بیٹی کو بیٹھایا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو مذہبی پوسٹروں اور کیلنڈروں میں ہندو دیویوں کو بائیں جانب بٹھایا جاتا ہے۔ ہندو رسم و رواج میں شادی کے وقت بھی بیوی خاوند کے بائیں جانب کھڑی ہوتی ہے

(4) دھرم کی تعریف

اکثر ہندو یہ مانتے ہیں کہ مہابھارت دھرم (مذہب) کی تعلیم سکھاتا ہے۔کچھ لوگ مہابھارت کو سچ اور باطل سے بھی جوڑتے ہیں۔لیکن یہ پوری طرح سے صحیح نہیں ہے۔ اصل مہابھارت میں اور کوئی ذکر نہیں آتا۔جس میں صحیح اور غلط کی معین تعریف کی گئی ہو اور وضاحت کی گئی ہو۔ دراصل صحیح اور غلط حالات اور سیاق وسباق کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں جیسا کہ ایک ہی حالات میں بھیشم اور ارجن نے الگ الگ فیصلے لئے اور دونوں کو صحیح مانا گیا۔بھشم نے انبا نام کی راجکماری سے شادی کرنے سے منع کر دیا کیونکہ انہوں نے اپنے والد محترم کے سامنے تاحیات مجرد رہنے کی قسم کھائی تھی۔اُن کے لئے تجردانہ زندگی گزارنے کو صحیح تسلیم کیا گیا۔ارجن کے سامنے یہی حالت آئی جب ''الوپی'' نے اُس سے شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور شادی کی خواہش کا انکار ہونے کی صورت میں خودکشی کرنے کی بات کہہ ڈالی۔ارجن بھی اُس وقت مجرد رہنے پر عمل کر رہے تھے۔لیکن اُس کیلئے الوپی کی زندگی زیادہ اہم تھی اس لئے ارجن نے اُس کی حفاظت کرنے کو زیادہ اہمیت دی اور مجرد رہنے کے اپنے فیصلہ کو توڑنے کو صحیح ٹھہرایا۔مہابھارت میں صحیح اور غلط کا ایسا ہی ایک اور موقع آتا ہے۔

زیادہ تر لوگ مانتے ہیں کہ پانڈوں کے استاد درون آچاریہ نے انصاف نہیں کیا جب انہوں نے نیچی ذات والے اپنے ایک شاگرد ''ایک لوّیا'' سے تیر چلانے کی تعلیم کے بدلہ میں اُس کا داہنے ہاتھ کا انگوٹھا مانگ لیا تھا۔اور اسے اپنے دوسرے شاگرد ارجن کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ یہ پورا سچ نہیں ہے مہابھارت کے مطابق ایک بار تالاب میں نہاتے ہوئے جب مگرمچھ نے درونا آچاریہ کو جکڑ لیا تھا تو ارجن نے اپنے استاد کی جان بچائی تھی اُس وقت درون آچاریہ نے ارجن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسے دنیا کا سب سے ماہر تیر انداز جنگجو بنائیں گے۔ارجن کو دیئے گئے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کیلئے انہوں نے استاد کے حق کے طور پر ایک لویا سے انگوٹھا مانگ لیا۔ان دونوں مثالوں سے ظاہر ہے کہ مہابھارت کے مطالعہ سے صحیح اور غلط کی کوئی معین تعریف بیان نہیں کی جاسکتی۔

(5) راشیاں نہیں جیوتش کی بنیاد

ہندو مذہب کے علوم میں ایک علم مستقبل کی خبریں حاصل کرنے کیلئے جیوتش بھی ہے۔اس علم کے مطابق اس وقت ہر مہینہ کا ایک مقررہ سیارہ مالک ہے۔جس کا اثر اُس مہینہ میں پیدا ہونے والے بچوں پر خصوصاً اور دیگر ماہ میں پیدا ہونے والے بچوں پر عموماً ہوتا ہے۔اس وقت بارہ ماہ کے مطابق بارہ راشیاں موجود ہیں عموماً ہندو اپنے سب اہم کام ان راشیوں کی چال دیکھ کر کرتے ہیں۔خصوصاً شادی بیاہ میں اس کو بہت زیادہ ملحوظ رکھا جاتا ہے لیکن حیرانی کی بات ہے کہ مہابھارت کے زمانہ میں راشیاں نہیں ہوا کرتی تھیں جیوتش 27 نکھشتروں پر مشتمل تھا نہ کہ 12 راشیوں پر۔ نکھشتروں میں پہلی جگہ پر روہنی تھا نہ کہ اشونی۔ جیسے جیسے وقت گزرا مختلف قوموں نے جیوتش میں نئے نئے طریقے استعمال کئے اور چاند اور سورج کے مطابق راشیاں بنائی گئیں۔

(6) چارسمت والا پاسا

دریودھن کے ماما شوکنی نے پانڈوں کو چوسر (جوئے) کے کھیل میں ہرایا تھا، کہتے ہیں کہ اُس کے چارسمت تھے عموماً لوگوں کو چھ سمت والے پاسہ کا علم ہے۔مہابھارت میں اُس چارسمت والے پاسا کی تصویر کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے کہ وہ کس چیز کا بنا ہوا تھا۔مہابھارت کے مطابق اُس پاسہ کا ہر ایک سمت ایک زمانہ کا بیان کرتا تھا۔ پاسہ چار نکتوں والی سمت کا نام ''ست یگ'' تھا، تین نکتوں والی سمت کا مطلب تریتا یگ تھا دو نکتوں والی سمت کا نام دواپر تھا اور ایک نکتہ والی سمت کا نام کلی یگ تھا۔

(7) (منتر سے بن جاتے تھے برہم استر (دیوی ہتھیار)

ہندو عقیدہ کے مطابق زیادہ لوگ مانتے ہیں کہ برہم ہتھیار دیوی کی طرف سے دیئے جاتے تھے۔جو دیوتاؤں کی ریاضیت اور جپ تپ کے بعد انسان کو حاصل ہوتے تھے۔۔لیکن یہ بھی پورا سچ نہیں ہے۔

کچھ برم استر صاف صاف نظر آتے تھے لیکن کچھ ایسے بھی تھے جنہیں منتروں کی طاقت سے تباہی پھیلانے والا ہتھیار بنا دیا جاتا تھا، جیسے رتھ کے پہیہ کو چکر بنا دینا۔منتر کہتے ہی برہم استر دشمنوں کا سر کاٹ دیا کرتے تھے لیکن ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ منتروں کے ذریعہ اُنہیں بے اثر بھی کیا جا سکتا تھا اور یہ انہیں پر استعمال ہوتا تھا جن کے پاس وہ طاقتیں ہوں۔

(8) غیر ملکی بھی مہابھارت کی جنگ میں شامل ہوئے تھے

بھارتی جنگوں میں غیر ملکیوں کی شمولیت کا معاملہ بہت پرانا ہے تاریخ سے اس کے ثبوت ملتے ہیں۔ مہابھارت کی لڑائی میں بھی غیر ملکی فوجیں شامل ہوئی تھیں یہ الگ بات ہے کہ زیادہ تر لوگوں کو لگتا ہے کہ مہابھارت کی لڑائی کوروں اور پانڈوں کی درمیان لڑی گئی لیکن ایسا نہیں ہے۔اصل مہابھارت میں یونان اور روم اور میسیڈونیا کے بہادروں کے لڑائی میں شامل ہونے کا بھی ذکر آتا ہے۔

(9) دوشاسن کے بیٹے نے ابھی مینو کو مارا

بھلے ہی یہ مانا جاتا ہے کہ ارجن کے بیٹے ابھی مینو کا قتل مہابھارت میں سات بہادروں نے مل کر کیا تھا لیکن یہ پورا سچ نہیں ہے اصل مہابھارت کے مطابق ابھی مینو نے چکر ویو میں موجود سات میں سے ایک شجاع کو یعنی دریودھن کے بیٹے کو مار گرایا تھا اس سے ناراض ہو کر دیوشاسن کے بیٹے نے ابھی مینو کا قتل کر دیا۔

(10) تین ادوار میں لکھی گئی مہابھارت

وید ویاس کو مہابھارت کا مصنف مانا جاتا ہے لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ تین مختلف ادوار میں لکھی گئی ہے ابتدائی دور میں 8,800 شلوک لکھے گئے وہیں دوسرے دور میں 24 ہزار شلوک لکھے گئے اور تیسرے دور میں ایک لاکھ شلوک لکھے گئے۔ وید ویاس کی مہابھارت کے علاوہ بھنڈاکر اورینٹل ریسرچ انسٹی چیوٹ پونے مہاراشٹر کی سنسکرت مہابھارت سب سے زیادہ مستند مانی جاتی ہے۔

انگریزی زبان میں مکمل مہابھارت دو بار ترجمہ ہو چکی ہے پہلا ترجمہ 1896-1883ء کے درمیان ''کیساری موہن گانگولی'' نے کیا اور دوسرا ''منمتھ ناتھ دت'' نے 1895ء سے 1905ء کے درمیان۔اس وقت پروفیسر بی بیک دیورائے مہابھارت کا انگریزی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں جو ''پینگوین'' دہلی کے ذریعہ شائع ہو رہا ہے۔ اس کی 10 متوقع جلدوں میں سے پانچ شائع ہو چکی ہیں۔

بقیہ صفحہ 2 بطرز سوال وجواب

نے کھڑے ہوکر اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ محمدؐ کی ذات ان بودے اور گھٹیا قسم کے اعتراضات اور حملوں سے بالا ہے۔ یہ محمد رسول اللہؐ کی شان کو ختم نہیں کر سکتے۔ جیسے کوئی چاند کی طرف تھوکے تو اس کے اپنے ہی منہ پر آ کر گرتا ہے۔ چاند کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ویسے ہی اس طرح کی گھٹیا حرکت محمدؐ کی عزت و ناموس کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

س: دوران سال رقیم پریس لندن سے کل کتنی کتب ورسائل کی طباعت ہوئی؟

ج: اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کے تحت 4 لاکھ 14 ہزار کتب ورسائل کی طباعت ہوئی گزشتہ سال کی نسبت یہ دگنی ہے۔

س: حضور انور نے MTA کے ذریعہ سے 17 افراد کا قبولیت احمدیت کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ماہ جون میں ایک احمدی دوست عبداللہ صاحب ایک دور دراز گاؤں گئے اور رات ایک گھر میں قیام کیا۔ رات کے وقت گھر کے افراد MTA دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ یہ چینل عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں ہمارے علاقہ میں بجلی نہیں ہے صرف اس چینل کی خاطر ہم پٹرول خریدتے ہیں کیونکہ یہ چینل ہمیں دین حق کی تعلیم سکھاتا ہے اور کہا کہ وہ اس جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس پر ہمارے ایک احمدی دوست نے اس کی رہنمائی کی۔ چنانچہ اس طرح MTA کی برکات سے 17 افراد نے احمدیت قبول کی۔

س: حضور انور نے ایک نومبائع کی کس مالی قربانی کا ذکر کیا؟

ج: فرمایا! سیکا سومالی میں ریڈیو شروع ہونے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ ریڈیو کو جاری رکھنے کے لئے ریڈیو تنظیم کے ساتھ جڑنے کے لئے 80 ہزار فرانک کی ضرورت تھی تو ایک نومبائع نے 45 ہزار Frank CFA دیا اور کہا کہ میرے پاس اس وقت یہی کچھ ہے یہ رکھ لیں مگر یہ ریڈیو بند نہیں ہونا چاہئے۔

س: MTA اور ریڈیو کی مدد سے احمدیت کا پیغام کتنے لوگوں تک پہنچا؟

ج: مختلف ریڈیوز اور M T A کے ذریعہ سے اندازاً 18 کروڑ 26 لاکھ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کی کتنی کتب I Book کی شکل میں تیار ہو چکی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود کی 16 کتب I Book کی شکل میں تیار ہو چکی ہیں جو i phone اور i pad پر پڑھی جا سکتی ہیں۔

س: امسال واقفین نو کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا؟

ج: 2801 کا اضافہ ہوا ہے اور اس وقت تک واقفین نو کی کل تعداد 50693 ہوگئی ہے۔

س: حضور انور نے مراکش کے ایک نو احمدی کے قبولیت حق کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: ایک صاحب لکھتے ہیں مراکش سے 2009ء میں مجھے جماعت احمدیہ سے تعارف حاصل ہوا اور یقین ہوگیا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ مسیح موعود ہیں جن کی بشارت آنحضرتؐ نے عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ میں نے چند دن قبل بیعت کر لی ہے۔ میں ایمان تو اس وقت لے آیا تھا جب میں نے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا اور یہ جانا کہ ایسا کلام خدا تعالیٰ کے ماموروں کے سوا کوئی نہیں لکھ سکتا۔

س: سعودی عرب سے ایک صاحب نے قبولیت احمدیت کی کیا تفصیل بتائی؟

ج: فرمایا! سعودی عرب سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود کی تصویر اور نور کے دعویٰ کو MTA پر سنا اسی وقت اس کی تصدیق کی ہے۔ دو سال قبل خواب میں دیکھا تھا کہ مجھے پہاڑ پر چڑھنے میں ایک شخص مدد کرتا ہے اور پھر جنت بھی دیکھی۔ کئی سال بعد جب جماعت سے تعارف ہوا تو خواب کی سمجھ آئی کہ خواب میں مذکور شخص امام مہدی تھے اور فرشتوں سے مراد افراد جماعت احمدیہ ہیں۔ جو جنت دیکھی وہ بالکل حدیقۃ المہدی جیسی تھی۔

س: MTA کے پروگرام کو دیکھ کر تیونس سے ایک صاحب کے قبولیت احمدیت کے واقعہ کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! ایک صاحب تیونس سے لکھتے ہیں میں آپ لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہوں۔ یوم مسیح موعود کے موقع پر اسمعوا صوت السماء کے عنوان سے پروگرام سنا اس کے بارہ میں اتنا کہتا ہوں کہ اگر میں یہ پروگرام پیش کرنے والوں کے پاس ہوتا تو ان کے ہاتھ چومتا۔ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہوں۔

س: ریویو آف ریلیجنز کتنی تعداد میں اور کتنے ممالک سے چھپ رہا ہے؟

ج: فرمایا! پھر ریویو آف ریلیجنز مختلف ممالک میں 14 ہزار سے اوپر کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ کینیڈا اور افریقن ممالک سے بھی چھپ رہا ہے۔

س: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹ انجینئرز کی خدمات کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! انہوں نے ایک گاؤں ماڈل ویلج بنایا، بہت ساری سہولیات مہیا کی ہیں جس میں 70 گھروں میں پینے کا پانی بذریعہ Tap پہنچے گا، سولر پاور بجلی پہنچے گی۔ میں نے ان کو کہا ہے وہاں گلیوں کو بھی پکا کرنے کا ایک پروگرام اس میں شامل کر لیں۔

س: مجلس نصرت جہاں کے تحت خدمت خلق کے کاموں کی تفصیل بیان کریں؟

ج: مجلس نصرت جہاں کے تحت 12 ممالک میں 41 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ 44 مرکزی ڈاکٹر ہیں 11 مقامی ڈاکٹر ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں 681 ہائرسیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ سیرالیون میں بھی ایک سیکنڈری سکول کا اجراء ہوا ہے۔ آنکھوں کے فری آپریشن ہو رہے ہیں۔ برکینا فاسو میں اب 4 ہزار آپریشن ہو چکے ہیں۔

س: نومبائعین سے رابطے کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! نومبائعین سے رابطے میں غانا سرفہرست ہے انہوں نے دوران سال 7190 نومبائعین سے رابطہ کیا۔ گزشتہ سالوں سے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 939590 نومبائعین سے یہ رابطہ کر چکے ہیں۔ نائیجیریا نے اس سال 31352 نومبائعین سے رابطہ کیا۔ یہ بھی 6 لاکھ سے اوپر کر چکے ہیں۔ برکینا فاسو نے 19246 سے رابطہ کیا اور اللہ کے فضل سے رابطوں میں کافی تعداد بڑھ رہی ہے۔

س: امسال کتنے افراد، ممالک اور قومیں احمدیت میں داخل ہوئیں؟

ج: امسال نئے شامل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 40 ہزار 782 ہیں اور 116 ممالک سے 309 قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔

س: برکینا فاسو سے ایک صاحب کے قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعہ کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: ایک گاؤں میں ہمارے معلم صاحب گئے۔ ایک شخص کو جماعت کا پیغام پہنچایا مگر وہ بضد تھا کہ پہلے عیسیٰؑ آئیں گے۔ معلم صاحب نے رات اسی گاؤں میں قیام کیا اور صبح واپس چلے گئے۔ ابھی راستہ میں ہی تھے کہ اس آدمی کا فون آیا کہ واپس آؤ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ معلم صاحب نے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو انہیں نے بتایا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں ایک نور اور روشنی دیکھی اور کوئی کہہ رہا تھا کہ جس عیسیٰ نے آنا تھا وہ تو وہی ہے جس کو اس معلم صاحب نے مانا ہے۔ اس کے بعد میرے لئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔

س: کبابیر کے ایک دوست نے احمدیت کے حق میں کس الٰہی نشان کو دیکھ کر احمدیت قبول کی؟

ج: فرمایا! کبابیر کے مربی لکھتے ہیں کہ کسوئی صاحب اپنے دوست کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کیونکہ موسم گرم تھا اور گرمی کی شدت سے دونوں کے جسم سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ کسوئی صاحب نے اپنے دل میں کہا کہ یا الٰہی اگر واقعی (میرا نام لیا انہوں نے) یہ خلیفہ جو جماعت احمدیہ کا ہے سچا ہے تو ہمارے لئے ٹھنڈی ہوا بھیج۔ نشانی ظاہر کر دے تو کہتے ہیں کہ اچانک کسوئی صاحب کے اوپر ٹھنڈی ہوا پڑی اور ماتھے کا پسینہ سوکھ گیا۔ کسوئی صاحب نے اپنے دوست سے کہا کیا ٹھنڈی ہوا آئی ہے؟ دوست نے کہا کہ کون سی ہوا کس کی بات کر رہے ہو تو کسوئی صاحب نے کہا ابھی جو ہوا آئی تھی اب دیکھو کہ میرے ماتھے پر اب کوئی پسینہ نہیں۔ دوست نے کہا کہ لگتا ہے کہ تم پاگل ہو گئے ہو۔ کسوئی صاحب نے کہا کہ میں نے جو نشان مانگا تھا وہ مجھے مل گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب کا اختتام کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! کہ حضرت مسیح موعود نے تو پہلے ہی ہمیں بتا دیا ہے کہ مخالفتیں بھی ہوں گی اور جماعت کی ترقی بھی ساتھ ساتھ چلتی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقیاں ہو رہی ہیں۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہو رہے ہیں لوگ اور دشمن کچھ بھی نہیں بگاڑ سک رہا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ بگاڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے ایمان وایقان میں ترقی دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم عامر حنیف صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نانی امی مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد ثاقب صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ 15/اکتوبر 2013ء کو رات 10 بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں مختصر علالت کے بعد 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 16/اکتوبر کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت مبارک میں بعد نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ حد درجہ ملنسار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ ان کا خاص وصف یہ تھا کہ انہوں نے اپنے آبائی گاؤں شرقپور بھینی میں سینکڑوں غیر از جماعت بچوں کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت پائی۔ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی اور بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ ان کے دو بیٹے یو ای ٹی کے شعبہ انجینئرنگ سے فارغ التحصیل ہوئے اور اب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ایک بیٹے مکرم حافظ ڈاکٹر داؤد احمد صاحب گجرات ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں بطور Anesthetist ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں۔ تقریباً سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کر رہے ہیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے اپنے شوہر کے علاوہ 4 بیٹے 7 بیٹیاں پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

عجائبات عالم

مسجد الحرام

روئے زمین پر خدائے واحد کا پہلا گھر

ریتلے راستوں اور فطری انداز میں بنی وادیوں میں سے ایک وادی ابراہیم بھی ہے۔ اس پیالہ نما وادی میں خانہ کعبہ اور مسجد الحرام واقع ہے۔ روایت بتاتی ہے کہ حضرت آدمؑ نے خدا کے اس گھر کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضرت ابراہیمؑ کے دور سے چار ہزار سال بعد اب تک بھی کعبہ کی عمارت کا نقشہ اور مقام وہی ہے۔ اس کی بنیادیں بھی ابھی تک وہی ہیں اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ آج تک کعبہ کی جب بھی تعمیر ہوئی ہے انہی بنیادوں پر ہوئی ہے۔

ہجرت سے 18 سال قبل قریش نے کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا۔ اس لئے کہ موسموں کے تغیر اور سیلاب نے اسے کافی خراب کر دیا تھا۔ مسجد الحرام اور مطاف میں پہلی توسیع حضرت عمر فاروقؓ نے کی۔ حضرت عمر ابن خطابؓ کے دور میں کعبہ کی حالت سیلاب کی وجہ سے خراب ہونے کے باعث کعبہ کی مرمت کے ساتھ ساتھ مسجد الحرام کی توسیع (17ھ) میں ہوئی۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے حجاج کی تعداد میں اضافے کے پیش نظر (26ھ) میں مسجد الحرام کی توسیع کی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے (65ھ) میں مسجد الحرام کی توسیع کی۔ محاصرہ کے دوران حجر اسود تین ٹکڑے ہو گیا تھا۔ عبداللہ بن زبیر نے اس پر سلور کا خول چڑھا دیا اور پھر دوبارہ اسی مقام پر رکھ دیا۔ خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں جب والی عراق حجاج بن یوسف نے مکہ کا محاصرہ کیا تو کعبہ کو بھی نقصان پہنچا۔ جب حجاج شہر میں داخل ہوا تو کعبہ کو دوبارہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں (91ھ) میں توسیع ہوئی۔ اس دور میں ایک بڑا سیلاب آیا جس کی وجہ سے مسجد کو کافی نقصان پہنچا جس کی وجہ مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ خلیفہ ابوجعفر المنصور نے (137ھ) میں مسجد کے شمال سے مغربی حصے میں کافی توسیع کی، اس سے مسجد کی جگہ دوگنی ہوگئی۔ خلیفہ محمد بن المہدی کے دور میں پہلی بار 160ھ اور پھر 164ھ میں مسجد کے شمالی اور جنوبی حصے میں توسیع ہوئی۔ 222ھ میں خانہ کعبہ میں ایک بار پھر تعمیری کام کیا گیا۔ خانہ کعبہ اور مسجد الحرام کی تعمیر کے سلسلے میں سب سے بڑا منصوبہ دور عثمانیہ میں بنایا گیا۔ سلطان سلیم دوم کے عہد (972ھ) میں مسجد کی دوبارہ مرمت کی گئی اور اسے درست کیا گیا۔ کعبہ اور مسجد الحرام کو تقریباً چار سو برس تک اس حالت میں رکھا گیا یہاں تک کہ (1375ھ) میں سلطان عبدالعزیز آل سعود کے زیر نگرانی کعبہ اور مسجد الحرام کے توسیعی منصوبے پر عملدرآمد ہوا اور پھر 1966ء سے پاکستانی انجینئروں کی نگرانی میں کام شروع ہوا۔ 1979ء میں ایک نہایت افسوسناک واقعہ رونما ہوا جس میں ایک گروپ نے خانہ کعبہ پر قبضہ جما لیا اور مسجد کے اندر اسلحہ لے گئے۔ قبضے سے مسجد کو آزاد کرانے کیلئے حکومت نے جو فوجی قدم اٹھایا اس کے دوران مسجد کو کافی نقصان پہنچا۔ 1980ء میں سعودی حکومت نے پاکستانی انجینئروں کو بلایا اور مسجد کی مرمت کا کام سونپا۔

مسجد الحرام کا قدیم رقبہ 10 ہزار مربع میٹر جبکہ موجودہ رقبہ ایک لاکھ 5 ہزار 500 مربع میٹر ہے۔ سعی کا رقبہ 17 ہزار مربع میٹر۔ مطاف کا رقبہ 16 ہزار مربع میٹر۔ کعبہ المشرفہ کا رقبہ 145 مربع میٹر، حطیم کا رقبہ 94 مربع میٹر اور مقام ابراہیم کا رقبہ 2 مربع میٹر پر مشتمل ہے۔

(ماخوذ از۔کتاب: عجائبات عالم)

☆☆☆☆☆☆

خبریں

شہد چہرے کی جھریاں ختم کرنے میں معاون

ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ شہد چہرے کی جھریاں ختم کرنے میں معاون ہے۔ محققین کے مطابق شہد علاج و معالجہ میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اور گنٹھیا، جلد، ہڈی اور جوڑوں کے امراض سمیت چہرے پر بننے والی جھریوں کے خاتمہ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ شہد کولاجین کی تیاری کا عمل تیز کر کے لچک کی صلاحیت بڑھا دیتا ہے، کولاجین ایسا خاص پروٹین ہے جو نسوں، سفید ریشے دار بافتوں، جلد، ہڈی اور ہڈی کے جوڑ ملانے والے پٹھوں میں موجود ہوتا ہے اور اس سے جلد جوان اور لچکدار رہتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 16 جولائی 2013ء)

دنیا کا قدیم ترین قمری کیلنڈر

سکاٹ لینڈ میں دنیا کا قدیم ترین قمری کیلنڈر دریافت کر لیا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق وارن فیلڈ کے علاقے میں کھدائی سے 12 گڑھے برآمد ہوئے ہیں جو چاند کی مختلف حالتوں کی عکاسی اور قمری مہینوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ یہ کیلنڈر پتھر کے زمانے کے انسان نے بنایا تھا اور یہ دس ہزار برس پرانا ہے۔ اس سے قبل قدیم ترین کیلنڈر میسوپوٹیمیا کے علاقے سے برآمد ہوا تھا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان گڑھوں کی مخصوص ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے جو گرمیوں کے وسط میں طلوع آفتاب سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے جس سے اس زمانے کے انسانوں کو وقت اور گزرتے ہوئے موسموں کا اندازہ لگانے میں مدد ملتی تھی۔

(روزنامہ دنیا 16 جولائی 2013ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اکتوبر

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:19
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:25

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28/اکتوبر 2013ء

3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
4:15 am	سوال وجواب
6:00 am	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ 13 مارچ 2004ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:30 pm	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

FR-10